۶۸۴

سلسلۂ انتخاب دواوین اساتذۂ اردو زبان

انتخابِ دیوان

جسکو

سید فضل الحسن حسرت موہانی اڈیٹر اردوی معلی نے مرتب کرکے

اردو پریس علیگڈہ میں چھپایا
اور شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب دیوان طاہر

فرخ آبادی

روز فرقت نے دیے داغ جگر میں کیا کیا — مشعلیں جلتی ہیں دن کو میرے گھر میں کیا کیا
کوچۂ عشق میں لٹتی ہے متاعِ دل و جان — رہزنی ہوتی ہے اس راہ گزر میں کیا کیا
رات دن داغ اسیروں کو لگا کرتے ہیں — گل کھلا کرتے ہیں صیاد کے گھر میں کیا کیا
قتل کو میرے جو باندھی ہے مری ہی اُسنے — بل پڑے جاتے ہیں قاتل کی کمر میں کیا کیا
مجھسے سیکھا ہے شبِ غم میں جو اندازِ فغان — درد ہے نالۂ مرغانِ سحر میں کیا کیا
رخ کا طالب دیدار ہوا ہے جب سے — خاک اُڑا کرتی ہے آئینہ کے گھر میں کیا کیا
کیا غرض حاسدِ کم بین سے مجھے اے طاہر — آبرو ہے مری اربابِ نظر میں کیا کیا

سجدہ کے ذوق شوق میں اے بت زمانہ تھا — کیا کعبۂ مراد ترا آستانہ تھا
اس ترک سا جو گوشۂ زین ہاتھ آگیا — مثلِ غبار میں بھی برابر روانہ تھا
تیرِ نظر سے جب تن لاغر نہ اڑ سکا — تیوری بدل گئی کہ یہ کیسا نشانہ تھا
گیسے تو اُنکو یاد لگاوٹ کے ڈھنگ تھے — مجھسے بھی میل غیر سے بھی دوستانہ تھا
ڈوبا ہوا تھا الفتِ ساقی کے رنگ میں — ظاہر میں گو لباس مرا صوفیانہ تھا
نیلا جو پڑ گیا ہے بدن آسمان کا — فریادیوں کی آہ نہ تھی تازیانہ تھا
طاہر تمھیں پسند تھیں نازک خیالیاں — لیکن ہیں عاشقِ سخن عاشقانہ تھا

سبزہ چمنِ عارضِ جانان سے نکالا — بیگانہ کو یاروں نے گلستاں سے نکالا
تھی رخصتِ بدن کی بھی غضب قیدِ جنوں میں — مشکل سے گلا طوقِ گریباں سے نکالا
الطافِ شہنشاہِ اُمم عام ہیں طاہر — بندہ کو بھی قیدِ غمِ عصیاں سے نکالا

دشوار ہے گلہ انجمن میں کسی کا — کیوں چپ رہوں زبان نہیں ہے دہن میں کیا

اس شمع رو کو دیکھ کے کہتے ہیں اہل بزم
روشن چراغ طور ہی اس انجمن میں کیا

خیال جب رخ پر نور کا جناب نہ تھا
تو میری آنکھ کا تارا یہ آفتاب نہ تھا

وہ نشہ میں نہ لڑاتے تھے آنکھ غیروں سے
کسی زمانہ میں یہ میکدہ خراب تھا

ملاحظہ جو وہ کرتے تو چند سطریں تھیں
نیاز نامۂ عاشق کوئی کتاب تھا

ہمارے خون کا اُس گلبدن کے ہاتھوں میں
وہ رنگ تھا کہ حنا کو بھی دستیاب نہ تھا

اب اُسکی بندہ نوازی جو بخشدے ظالم
ہمارے جرم کی کچھ حد نہ تھی حساب تھا

جس طرف تھا نامۂ جانان خط اُڑا کر لیگیا
نامہ بر بیٹھے رہے بازی کبوتر لیگیا

نامہ بر کو میں نے لکھدی ساری شرح آرزو
ایک خط کیا لیگیا دفتر کا دفتر لیگیا

آنکھیں ساقی سے ملاکر غیر جب رخصت ہوا
شربت دیدار پیمانوں میں بھر کر لیگیا

مانگتا ہوں میں بھی مسجد میں دعائیں وصل کی
مجکو بھی عشق بتان اللہ کے گھر لے گیا

اس طرح دُنیا سے اُٹھوں یا الٰہ العالمین
سب کہیں طاہر غم آل پیمبر لیگیا

جگر میں داغ جنون بے حساب دیتا جا
نشانیاں مجھے تو اے شباب دیتا جا

بہار توبہ شکن آگئی ہے اے ساقی
چمن کی خیر ہو جام شراب دیتا جا

بلا سے آپ گلا کاٹ لوں میں اے قاتل
مگر یہ کھول کے تیغ خوشاب دیتا جا

عاشقوں کا کوئی پرسان عہد خوبان میں نہ تھا
پھول بلبل کے ہوئے ماتم گلستان میں نہ تھا

وہ خاک ایسی تھی تمہارے ناوکِ دلدوز کی
جب ذرا کھٹکا ہوا نشتر رگ جان میں نہ تھا

لوٹ لی اُس نونہالِ حسن نے ساری بہار
فصلِ گل کا نام تھا کچھ بھی گلستان میں نہ تھا

بیخودی میں حالِ دل کیا عرض کرتا آئینہ
اور ہی عالم میں تھا بزم حسینان میں نہ تھا

ہوں کیا بدنام طاہر جوشِ وحشت نے مجھے
آنسوں کا تار بھی میری گریبان میں نہ تھا

دل جلایا تو فروغ رُخ زیبا دیکھا
ہمنے گھر پھونک کے اے آہ تماشا دیکھا

اپنے قابو میں جو مجنوں سے بلا کو دیکھا
اور بل کرنے لگی زلفِ دوتا کو دیکھ

باغ میں پیرہن گل ہے جب مجھے کانٹے
یار نے مجکو کبھی اپنی قبا کو دیکھ

خانہ بازی محبت نے چھڑائے نقشے
میں نے اس بت کو نہ زاہد نے خدا کو دیکھا

ہمنے کب کی تھی خوشامد کہ نہ پامال کرو | پاون پڑتے ہوئے دیکھا تو حنا کو دیکھ
قتل کرنا جو انھیں مد نظر تھا طاہر | آے چمکاتے ہوئے تیغ ادا کو دیکھا

دیکھ لین اہل نظر کیفیت میخانہ آج | چشم ساقی کی طرح گردش مین ہی پیمانہ آج
شمع روشن کو بجھا دیتا ہی تیرے سامنے | آستین کا کام کرتا ہے پر پروانہ آج
یا خدا عالم نظر آئے تبون ہر حسن کا | تو تیلے چشم ہو خاک در میخانہ آج
وحشت دل کی حمایت پا کے از جوش جنون | عقل سے دست و گریبان ہی ترا دیوانہ آج
وحشت دل کھینچتی ہی جانب دشت جنون | پھر بسانے جاتے ہیں طاہر کوئی ویرانہ آج

اے باغبان یہ سرو و صنوبر ہیں کیا بلند | طوبیٰ سے ہاتھ بھر ہے قد دلربا بلند
پہونچی کمند آہ فلک تک تو کیا ہوا | بام مراد عشق ہی اس سے سوا بلند
لطف رہ کر رہا ہے رخ بے مثال کا | اقبال آفتاب ہی اے مہ لقا بلند
کٹنا جو آفت شب غم کا محال ہے | کس بیکسی کے ساتھ ہیں دست دعا بلند
طاہر مشاعرہ میں پڑھی آج وہ غزل | ہے ہر طرف سے غلغلہ مرحبا بلند

چلے کوچہ زلف سے دل نکل کر | کہاں پاؤن پھیلا دیتے ہیں مچل کر
یہ نالے ہیں یا خار اے ناتوانی | کھٹکتے ہیں سینہ میں دل سے نکل کر
جب آنکھون نے دیکھے ہین وہ صاف عارض | نظر نے قدم لے لیے ہیں پھسل کر
تماشا ہوا اپنی امانت جو مانگون | کسی اور کا دل وہ دیدیں بدل کر
کہیں بھی زمانہ میں قدر سخن ہے | کہے کون طاہر سے فکر غزل کر

آنکھ پڑتی ہی برابر ترے رخسارون پر | واہ کیا پائے نظر ٹھہرے ہین انگارون پر
ہاتھ او چھا مرے قاتل نے لگایا کیا ہی | دہن زخم ہنسے دیتے ہیں تلوارون پر
ضبط فریاد و فغان کا بھی کوئی موقع ہے | کوہ غم ٹوٹ پڑا ہے جگر افگارون پر
وہ عیادت کو جو آتے ہیں تو کہتے ہیں رقیب | تم تو کچھ جان دئے دیتے ہو بیمارون پر
ہون اگر احمد مختار شفیع اے طاہر | یہ بھی ممکن ہے کہ آنچ آئے گنہگارون پر

انجان نہ بن عشق کی روداد سمجھکر | انصاف طلب سے ہیں دے داد سمجھکر

جو جا ہو کہو عاشقِ ناشاد سمجھ کر
سر تمکو چڑھایا ہے پری زاد سمجھ کر
یہ حشر میں ہے صور سرافیل کی آواز
بیتاب ہوں تا میری فریاد سمجھ کر
کیوں رہنے دیا سینہ میں داغِ غمِ الفت
اسکو بھی مٹا دو دلِ ناشاد سمجھکر
صحرا میں حباب آبلہ پائی کا ہے شکل
ذروں کی بتا سکتے ہیں تعداد سمجھکر
نظروں سے گراتا ہے اگر ناز میں داخل
ہم یہ بھی اوٹھا سکتے ہیں آفتاد سمجھکر
طاہر میرے اشعار پر کہنے لگے احباب
نقادِ سخن دینے لگے داد سمجھ کر

ذرے تری افشاں کی نظر آئینگے کب تک
یہ گوہرِ مقصد مجھے مل جائینگے کب تک
شمشیر دو سر جھکے گلے میں ہے حمائل
وہ زخموں کی بدھی مجھے پہنائینگے کب تک
غصہ میں حسینوں نے مجھے قتل کیا تھا
اب قدر ہوئی ہے تو وہ پچھتائینگے کب تک
ناسور ہیں کیا دیدۂ خونبار ہمارے
اشکِ جگر آلود بہے جائینگے کب تک
طاہر مری تدبیر بدل جائیگی کسدن
وہ غیر سے ملنے کی قسم کھائینگے کبتک

لالے کا پھول ہیں کہ گلِ زرد ایڑیاں
سو میں ہزار میں ہیں تری فرد ایڑیاں
ایک ایک گام پر ترے جانباز مر مٹے
چل چل کے رہ گئیں صفتِ نرد ایڑیاں
بیتاب ہوکے پلکوں سے آنکھوں سے چوم لوں
رکھدے مزار پر جو وہ بیدرد ایڑیاں
اک خار چند آبلے ہیں نذر جو قبول
لائی ہیں دور سے یہ رہ آورد ایڑیاں
ہیں کیوں سناؤں دشت نوردی کا ماجرا
کیا پانو ٹیکنگی آبلوں کا درد ایڑیاں
کوے صنم سے آئی ہیں آنا تو پوچھ لوں
کعبے سے سرمہ لائی ہیں یا گرد ایڑیاں
طاہر کی یہ غزل ہے کہ تصویر ہے کوئی
کیا نظم کیں ہیں منتخب و فرد ایڑیاں

افشاں کبھی چنتے ہیں جو وہ زلفِ دوتا میں
تارے سے چھٹک جاتے ہیں ساون کی گھٹا میں
چلتی رہی تلوار ہوا ہو گئے اغیار
ہم پاؤں جمائے رہے میدانِ وفا میں
کیا جان کشاکش میں پڑی ہے دمِ رخصت
روکیں تمہیں ہم یا دلِ وارفتہ کو تھامیں
وعدہ کا بھی کیا پاس نہیں ہے دمِ تیغ میں
زلفوں میں گرہ دیتے ہو یا بندِ قبا میں
طاہر ہے جانبخش کی الفت نہوئی ترک
کیا جان گئی ہے ہوسِ آبِ بقا میں

کیا دیکھ لیا حالِ دلِ زار بغل میں
کیوں بیٹھ کے رونے لگے غمخوار بغل میں

جب آہ دکھاتی ہی تاثیر کے جوہر
آ بیٹھتے ہیں آئینہ رخسار بغل میں

مجھپر غمِ دانددو نے احسان کیا ہی
آئے ہیں تو بیٹھیں مرے غمخوار بغل میں

دنیا میں سلامت رہیں داغِ غمِ الفت
ہی دل کے لیے گرمی بازار بغل میں

بیتاب جدائی میں دلِ زار ہی طاہر
بجلی سی تڑپ جاتی ہی ہر بار بغل میں

اب کیا ملیں حسینوں سی ہم گوشہ گیر ہیں
غارت گردوں نے لوٹ لیا ہی فقیر ہیں

خالق بچائے زہرہ جبینوں کی چال سی
سنتے ہیں دو فرشتے ابھی تک اسیر ہیں

چار آنکھیں ہمنے کی ہیں تو غصہ نہ کیجے
سائل نہیں فقیر نہیں راہ گیر ہیں

در پر تمھارے بیٹھے ہیں سر پر ہی آفتاب
ہم خاکسار مالکِ تاج و سریر ہیں

وہ بھی تو رو دیں اتنا اثر گریہ ایک دن
جنکی نگاہ میں میرے آنسو حقیر ہیں

کہدینگے صاف صاف وہ دیکھیں تو آئینہ
یہ مانگ ہی لکیر ہم اس پر فقیر ہیں

نظروں سے کیا گرائینگے طاہر عدو مجھے
فضلِ خدا سے دستِ خدا دستگیر ہیں

کرم کرے وہ شہِ حسن بے نقاب کہیں
دعا فقیر کی ہو جائے مستجاب کہیں

سمندِ ناز ترا اسلیے ہوا پر ہے
کسی کی خاک نہو جائے ہمرکاب کہیں

حضور دیکھ تو لیں اپنے طاقِ ابرو میں
میں رکھکے بھول گیا ہوں دلِ خراب کہیں

نہ آئے رازِ محبت زباں تک دل سی
چھلک نہ جائے پیالہ سی یہ شراب کہیں

یہی تو وقت ہی طاہر کشودِ مشکل کا
میری مدد کے لیے آئیں بوتراب کہیں

کس خرابی سے جلاہے درِ جاناں مجھکو
نہیں رہنے دی اب اے گردشِ دوراں مجھکو

عشق میں صبر و تحمل کا بھروسا کیا ہے
یہ بھی دو دن کے نظر آتے ہیں مہماں مجھکو

بخیۂ چاکِ جگر کے لیے ای دستِ جنوں
کوئی باقی ہو تو دے تارِ گریباں مجھکو

دھوکے دینے کو فقیرانہ بنائی صورت
پھر بھی پہچان گئے آپ کے درباں مجھکو

دیکھتے ہیں جو حقارت کی نظر سی طاہر
کیا پری زاد سمجھتے نہیں انساں مجھکو

رہی قفس میں بھی مرنے کی آرزو جبکو
گلے کا ہار ہوئی ہر رگِ گلو مجھکو

میں حالِ سوزِ جدائی بیاں کرتا ہوں　زبان دراز نہ ٹھہرائیں شمع رو مجکو
لحد میں رُخ نہ کروں کوے یار کی جانب　جب اضطراب بھی رہنے دے قبلہ رو مجکو
میں ساتھ ساتھ چلونگا ابھی اے عمر　سنبھال لینے دے بارگناہ تو مجکو
یقیں ہے نامۂ عصیاں سپید ہو طاہر　سکھائیں دیدۂ گریاں جو شست وشو مجکو

حرف ناخواندہ ہے بلبل سے چمن کا شکوہ　یہ بھی کیا بات ہے میں اور وطن کا شکوہ
ہمکو ہر حال میں اے مرگ بیاباں خوش ہے　گور کی ہے نہ شکایت نہ کفن کا شکوہ
خار بنکر دلِ شیدا میں اُولجھ رہتا ہے　لب تک آتا نہیں اُس غنچہ دہن کا شکوہ
باغباں چاکِ قفس کو بھی گِل اندود کرے　آنکھیں پھوٹیں جو کروں سیر چمن کا شکوہ
واقعی فکر سخن ہو نسکی اے طاہر　ہے بجا قدر شناسانِ سخن کا شکوہ

میری فریاد حسینوں کے نہ در تک پہونچے　کچھ بھی ہمت ہو تو مرمٹ کے اثر تک پہونچے
تیری پلکوں نے دیا ناوکِ دلدوز کا ساتھ　چٹکیاں لینے کو نشتر بھی جگر تک پہونچے
ترک سودا اے محبت کی کوئی وجہ بھی ہے　سر بسر نفع ہو مجکو جو ضرر تک پہونچے
دیکھیں کس روز پہونچتے ہیں عدم کو عاشق　رفتہ رفتہ ترے گیسو تو کمر تک پہونچے
مجھسے کہتے ہیں وہ تیغ دو زباں چمکا کر　دیکھے شکوہ نہ لبِ زخمِ جگر تک پہونچے
جنکی تقدیر نے کی راہبری اے طاہر　سر کے بل وہ شہ کونین کے در تک پہونچے

مطلع ہوں ہجر میں حالِ دلِ غمناک سے　روز ملتی ہے خبر اشکِ رواں کی ڈاک سے
مال و دولت ہیں مستغنی ترے در کے فقیر　کیمیا ہاتھ آئی ہے نقشِ قدم کی خاک سے
اہل بینش کے سکانہیں شمع رو کشیں ہونہو　دل منور ہو فروغِ شعلۂ ادراک سے
ایک تیری سادگی میں ہیں ہزاروں خوبیاں　خوشنما گل ہے فقط نیرنگی پوشاک سے

تیغ ابرو کی صفت اے یارِ جانی یاد ہے　صاحبِ جوہر ہوئیں شمشیر خانی یاد ہے
سنتے سنتے یاد وں سو جائیں مقصد کسطرح　شامِ غربت کی مجھے ایسی کہانی یاد ہے
غیر دیں محفل میں شاید میرے شکوہ کا جواب　اے صنم تجکو تو عذر بے زبانی یاد ہے
رعشہ میری نہیں غصہ میں کانپ اُٹھتا ہوں میں　بیوفائی تیری اے عہد جوانی یاد ہے

رو رہا ہوں طاہر اس ابر کرم کی یاد میں
دیدۂ گریاں کو دریا کی روانی یاد ہے

تمنے جو صورت دکھائی دم زینت اپنی
آئینہ بھول گیا صاف حقیقت اپنی

نامۂ شوق جو لکھا ہے بت میکش کو
ملگئی ہے خط ساغر سے عبارت اپنی

چشم مشتاق کو ہے کحل جواہر کی تلاش
آپ دے ڈالئے خاک در دولت اپنی

سوز پروانے جو آآکے بڑھا کرتے ہیں
رات بھر روتی ہے شمع سر تربت اپنی

شاعری ورثہ میں اللہ نے دی ہے طاہر
یہی جاگیر ہے اپنی یہی دولت اپنی

جان دیتا ہے تڑپ کر کوئی کیونکر دیکھئے
آئیے سرکار دروازہ کے باہر دیکھئے

الحذر تیری درازی اے شب تار فراق
جلوہ گر ہوتی ہے کب تک صبح محشر دیکھئے

آپ آئے رشک قامت نے قیامت کی بپا
باغ سے کیسے ہوئے گم سرو صنوبر دیکھئے

بزم میں انکا اشارہ ہے یہ نیچی نگاہ
شوق کہتا ہے کہ ان آنکھوں سے برابر دیکھئے

حشر میں طاہر وسیلہ اپنی بخشش کا ہوا
کام آئی مدحت آل پیمبر دیکھئے

جب وہ اٹھکھیلیوں سے جانب گلزار چلے
سرو کیطرح سے کبک کی رفتار چلے

بڑھ گئی شوق شہادت میں جو بیتابی دل
چال بسمل کی تمہارے جگر افگار چلے

شکر ہے ہو گئی آسان رہ ملک عدم
تیری تلوار کے سایہ میں گنہگار چلے

مفت میں لٹ گئے ہم واہ ری قسمت کی بدی
تمسے چوسر بھی نہ کھیلے تھے کہ دل ہار چلے

بجیوں کو بھی مری مرنیکا غم ہے طاہر
روتے ہیں دیدۂ جوہر کہ وفادار چلے

سامان بزم عیش رہے جشن جم رہے
یوں رہتے ہیں جہاں میں جسطرح ہم رہے

نام خدا جو ہاتھوں میں مہندی لگائی ہے
خون شہید ناز بھی زیب قدم رہے

او دست ناز زر کے طلبگار ہم نہیں
آزاد ہیں ادھر بھی نگاہ کرم رہے

فکر رسا نداد نشاں از دہان یار
طاہر نیافتیم بملک عدم رہے

وہ دوڑ کر نہ چلیں جسم زار باقی ہے
ابھی الجھنے کو دامن سے خار باقی ہے

بچھی ہیں راہ میں آنکھیں میں کیا کروں سجدہ
کہیں بھی نقش قدم اے نگار باقی ہے

بڑھا چکے ہیں مرے سوگ میں وہ سب زیور
گلے میں اشک مسلسل کا ہار باقی ہے

دو زار ہوں کہ نہ سمجھا میں وقتِ جامہ دری
یہ ... گریباں ... باقی ہے

نہ کی کسی نے توجہ تو یاس کیا طاہر
ابھی عنا... باقی ہے

دل لیکے ستم کرتے ہو کچھ دھیان نہیں ہے
یہ عہد یہ اقرار یہ پیمان نہیں ہے

کہتے ہیں کسے دوست کسے کہتے ہیں دشمن
دیوانہ ہوں مجکو تو یہ پہچان نہیں ہے

ای گل ترے دیوانوں کی ہے وضع نرالی
ثابت ہے جو دامن تو گریباں نہیں ہے

ارباب صفا کو ہے تکلف سے غرض کب
آئینہ کے گھر کا کوئی دربان نہیں ہے

ظاہر یہ پریشانیِ خاطر کا سبب ہے
شاعر تو ہیں لیکن کوئی دیوان نہیں ہے

عجیب شان سے وہ میری انجمن میں رہے
مقیم روحِ رواں جسطرح بدن میں رہے

تم ایک پھول چڑھا دو جو میری تربت پر
گلِ مراد مرے دامنِ کفن میں رہے

وہ سر بلند رہے یا خدا زمانہ میں
چمن میں سروِ ہی شمعِ انجمن میں رہے

دکھا دو جلوۂ عارض نکل کے پردہ سے
بہار ہو جو یہ گلدستہ انجمن میں رہے

قدم جو آئے جنابِ صفیر کے طاہر
ہزار لطفِ سخن محفلِ سخن میں رہے

ابرو کا جواب ای بتِ عیار کہاں ہے
اس کاٹ کی اس گھاٹ کی تلوار کہاں ہے

دل آپ کے مانند مکدر نہیں اپنا
اس آئینہ میں دیکھئے زنگار کہاں ہے

موہوم ہے مانندِ کمر عشق کمر میں
ڈھونڈو تو ہمارا بدنِ زار کہاں ہے

ابرو کا لیا نام تو جھنجھلا کے وہ بولے
لانا تو مرا خنجرِ خونخوار کہاں ہے

بیفائدہ طاہر دُرِ مضمون کو نکالا
ان موتیوں کا کوئی خریدار کہاں ہے

دلکو جواب دینے دو حجت اسی سے ہے
تمسے گلا نہیں ہے شکایت اسی سے ہے

صبحِ شبِ فراق سے سرکار پوچھیں
اختر شماریوں کی صداقت اسی سے ہے

طاہر مجھے عزیز فنِ شعر کیوں نہ ہو
میرا نمود اسی سے مری شہرت اسی سے ہے

احسان تری یاد کا زنہار نہ لیں گے
مر جائینگے ہچکی کا اِی یار نہ لیں گے

ایسی ہی نحوست ہے تو پھر صبح کہاں کی
ہم شام کو بھی نام شبِ تار نہ لیں گے

میں کسلیے ... طاہر
کیا میری خبر ... ابرار نہ لیں گے

فقط

رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڈھ

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک [illegible]
قیمت پرچہ نمونہ صرف [illegible]

تقطیع [illegible] لکھائی چھپائی پسندیدہ کاغذ ولایتی حجم [illegible]

یعنی صحیح اور فصیح اردو کا مشہور اور قابل دید رسالہ جس میں مجلا

مضامین دلچسپ ہر مہینے شائع ہوتے ہیں زیر عنوان تذکرہ شعرائے اردو زبان کے مستند اساتذہ کے حالات اور اُن کے کلام پر بے لاگ تنقید درمیان میں انتخاب بیاض اور موجودہ شعرائے ہند کی بہترین و منتخب غزلیں اور آخر میں اُردو کے غیر مطبوعہ و نایاب دواوین کا انتخاب بالالتزام شایع ہوتا ہے۔ ادبی حیثیت سے لاریب اردو کا اور کوئی رسالہ اردوئے معلیٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دیوان غالب مع شرح از حسرت موہانی

کاغذ سفید تقطیع [illegible]

حجم ۱۲ جزو قیمت [illegible]

اس کتاب کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کے دو ایڈیشن چھپکر فروخت ہو چکے ہیں اور اب یہ تیسرا ایڈیشن چھپا ہے [illegible] ابتدا میں غالب کے حالات اور اُن کے کلام پر تنقید موجود ہے اور ضمیمہ میں غالب کا غیر مطبوعہ اشعار درج ہیں

مکتوبات امیر مینائی معروف بہ خطوط منشی امیر احمد

مع تصویر [illegible] امیر مولانہ داغ و امیر [illegible] حضرت ناظم [illegible] علی گڈھ۔ اس مجموعہ کی [illegible] علی [illegible] جلال شاد عظیم آبادی امیر احمد علوی و حسرت موہانی وغیرہ نے بہت کچھ تعریف کی ہے کتاب کے آخر میں ان لوگوں کی تعریفیں بھی ہیں جو قابل دید ہیں کاغذ سفید [illegible] لکھائی چھپائی پسندیدہ [illegible] قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

حیات جاودانی معروف بہ حیات تسلیم کامل

یعنی استادی شیخ امیر اللہ تسلیم لکھنوی کی مکمل سوانح عمری مرتبہ حضرت عرش گیاوی شاگرد تسلیم۔ اس کتاب میں حضرت تسلیم کے واقعات زندگی کے علاوہ آپ کی شاعری پر ریویو [illegible] دلچسپ حالات اور ان کے بعض مشہور شاگردوں کا بھی تذکرہ [illegible] کتاب کے شروع میں مرحوم کی عکسی تصویر اور آخر میں ایک دلچسپ ضمیمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے کاغذ سفید حجم [illegible] صفحے قیمت [illegible]

اردوئے معلیٰ جلد دہم و یازدہم

یعنی اکتوبر [illegible] سے دسمبر [illegible] تک کے ۱۵ پرچوں کا نہایت دلچسپ اور قابل دید مجموعہ مجلد ... ... قیمت [illegible]

اردوئے معلیٰ جلد دوازدہم از جنوری تا دسمبر [illegible] مجلد ... [illegible]

جلد ۱۳ و ۱۴ از جنوری تا دسمبر [illegible] مجلد [illegible]

دیوان [illegible] مرتبہ حسرت موہانی ... ... [illegible]

دیوان قائم چاند پوری استاد مشہور قیمت [illegible]

دیوان جرات مرتبہ حسرت موہانی قابل دید [illegible] دیوان [illegible] دیوان [illegible] لکھنوی [illegible] دیوان [illegible] مرزا حاتم علی مہر مرحوم شاگرد [illegible] حجم [illegible] تقطیع [illegible]

انتخاب اردوئے معلیٰ قابل دید

پانچ سال کی ۱۰ جلدوں سے بہترین مضامین نظم و نثر کا انتخاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ... ... [illegible]

مجموعہ مثنوی [illegible] اسرار محبت نواب محبت خان و مثنوی [illegible] مع حالات [illegible] قیمت [illegible]

دیوان شیفتہ مع تذکرہ شیفتہ و انتخاب دیوان فارسی [illegible]

دیوان میر سوز مع مقدمہ حسرت موہانی ... ... [illegible]

دیوان میر حسن صاحب مثنوی مشہور ... ... [illegible]

دیوان [illegible] شاگرد [illegible] ... [illegible]

دیوان حسرت استاد جرات ... ... [illegible]

رسالہ اصلاحات [illegible] [illegible]

المشتہر سید فضل الحسن حسرت موہانی بی اے اڈیٹر اردوئے معلیٰ علی گڈھ